قرآن وحدیث

راہِ حق میں عورتوں کی استقامت

سید جلال الدین عمری

اسلام سارے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی دعوت دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ یہ دنیا کفر و شرک اور الحاد و دہریت سے نجات پائے، اللہ کے بندے اس کی نافرمانی اور بغاوت کو چھوڑ کر اس کی اطاعت قبول کرلیں اور اس کے بندے بن کر رہیں، یہاں حق غالب اور باطل مغلوب ہو جائے، اللہ کی زمین پر بس اسی کا حکم چلے اور اس کے طوقِ عبادت کے سوا کسی دوسرے کی غلامی کا جوا انسان کی گردن پر نہ رہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جو اس نے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہر زمانہ میں نازل کیا اور اسی کی دعوت ہمیشہ اس کے پیغمبر دنیا کو دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس دین کا برملا اعلان کرنا اور اس پر ثابت قدم رہنا آسان نہیں ہے۔ یہ وہ دشوار گزار مہم ہے کہ اس کے تصور ہی سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ یہاں قدم قدم پر آزمایا جاتا ہے اور آدمی کے صبر و ثبات کا امتحان ہوتا رہتا ہے۔ یہ راستہ آسانی سے نہ کبھی طے ہوا ہے اور نہ طے ہو سکتا ہے۔ اس میں ہر طرح کی مشکلات اور دشواریاں دامن گیر ہوتی ہیں اور بسا اوقات دہکتی آگ سے آدمی کو گزرنا پڑتا ہے۔ خدا کی رحمت ہو اس کے ان مخلص بندوں پر جو اس پرخطر راہ سے مسکراتے گزر گئے۔ قرآن مجید نے ایک جگہ ان باہمت نفوس کا ذکر کیا ہے جو محض اس جرم میں کہ وہ اس زمین و آسمان کے مالک و مولیٰ پر ایمان رکھتے تھے آگ کی خندق میں زندہ پھینک دیئے گئے لیکن ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ ارشاد ہے۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ　　مارے گئے گڑھے والے جس میں

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ○ اِذْ هُمْ
عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ○ وَّهُمْ
عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
شُهُوْدٌ ○ وَمَا نَقَمُوْا
مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ○ الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ اِنَّ
الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ○ اِنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ○ (البروج ۵-۱۱)

بھڑکتے ایندھن کی آگ تھی جب کہ
وہ اس کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے
اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر
رہے تھے اسے دیکھ رہے تھے۔ ان
ایمان والوں سے انھوں نے محض اس
لئے انتقام لیا کہ وہ اس خدا پر ایمان لائے
تھے جو زبردست اور تعریف کے قابل
ہے، جس کی کہ آسمانوں اور زمین کی
بادشاہت ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو دیکھ
رہا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے
ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں
پر یہ ظلم توڑا اور توبہ نہیں کی ان کے لئے
جہنم کا عذاب ہے، اور ان کے لئے
جلنے کی سزا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے
اور نیک کام کئے ان کے لئے جنت
کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں
گی یہ ہے بڑی کامیابی۔

جو مرد اور عورتیں اللہ کی راہ میں صبر و ثبات اور استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کے پیغمبروں کی دعائیں انھیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ اس کی رحمت و مغفرت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ حضرت نوحؑ کی قوم صدیوں کی کوشش کے بعد بھی جب ایمان نہیں لائی تو انھوں نے بددعا کی کہ خدایا تو اسے صفحۂ زمین سے مٹا دے یہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے باقی رکھا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ جن چند مردوں اور عورتوں نے حق کی راہ میں ان کا ساتھ دیا ان کے لئے دعا فرمائی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن	اے میرے رب معاف فرما دے مجھے،
دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ	میرے والدین کو اور جو مومن ہو کر میرے
وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ	گھر میں داخل ہے اور ایمان والے
إِلَّا تَبَارًا ۞	مردوں اور ایمان والی عورتوں کو اور
(نوح : ۲۸)	ان ظالموں کی تو ہلاکت ہی میں اضافہ فرما دے۔

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ان اللہ کے نیک بندوں اور بندیوں کو جنھوں نے بدترین مخالفین کے درمیان اپنی زندگیاں گزار دیں، کن زہرہ گداز حالات سے گزرنا نہیں پڑا ہوگا اور کیا کیا تکلیفیں انھوں نے اپنے دین کے لئے نہیں اٹھائی ہوں گی۔ یہ واقعات اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ ہر دور میں مردوں کی طرح عورتوں نے بھی دین حق کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اس کا ثبوت ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے بھی ملتا ہے۔

دین کی دعوت و تبلیغ سے لے کر اسلامی ریاست کے قیام تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار ساتھی بڑے پر خطر اور نازک حالات سے گزرے، طرح طرح کی تکلیفیں اور اذیتیں اٹھائیں، دوست دشمن بن گئے خویش و اقارب اجنبی ہو گئے، گالیاں سنیں، پتھر کھائے، گھر بار چھوڑنا پڑا اور جان و مال کی بے پناہ قربانیاں دیں۔ ان تمام مراحل میں مردوں کے دوش بدوش عورتیں بھی تھیں۔ دونوں نے مل کر یہ کٹھن راہ طے کی اور دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے کہ خدایا ابھی حق ادا نہیں ہوا ہے تو ہمیں معاف کر دے۔ قرآن مجید نے انھیں عفو و درگذر اور جنت کی بشارت دی۔ اس جد و جہد میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شریک تھیں اس لئے یہ بشارت بھی دونوں کے لئے تھی۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي	ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی
لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ	کہ تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے
مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ	عمل کو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ضائع
أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن	نہیں کروں گا تم سب ایک دوسرے
بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا	سے ہو۔ پس جنھوں نے ہجرت کی، جو اپنے

وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا	گھروں سے نکالے گئے، جو میرے راستے
فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا	میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	گئے، تو میں ان کے گناہوں کو معاف
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ	کردوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا	کردوں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ	گی۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کا بدلہ ہے
حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ (آل عمران: ۱۹۵)	اور اللہ ہی کے پاس بہترین بدلہ ہے۔

جو مرد اور عورتیں دین کی اس جد وجہد میں اخلاص کے ساتھ شریک رہیں نازک سے نازک مواقع پر اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدم رکھا اور سکون قلب سے نوازا۔ اس کے بغیر یہ راہ طے نہیں ہوسکتی تھی۔ اس کے برخلاف جن لوگوں کے دلوں میں نفاق تھا وہ طرح طرح کے وسوسوں اور سود و زیاں کے اندیشوں میں گرفتار ہوگئے۔ وہ اس یقین سے محروم تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا۔ اسی لئے وہ اس مہم میں ساتھ نہیں دے سکے۔ اس کی نمایاں مثال صلح حدیبیہ میں ملتی ہے۔ یہ صلح جن حالات میں ہوئی اور جن شرائط کے ساتھ ہوئی اس سے شروع میں بڑی بے اطمینانی اور بے چینی پیدا ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت جلد اہل ایمان کے دلوں کو سکون سے بھر دیا چنانچہ انھوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا لیکن منافقین بے یقینی کی دلدل سے نہیں نکل سکے اس لئے ایمان والے مغفرت اور جنت کے سزاوار قرار پائے تو منافقین اور مشرکین پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور وہ جہنم کے مستحق ٹھہرے۔ قرآن مجید نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے :۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ	وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں
قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا	سکینت نازل فرمائی، تاکہ ان کے اندر
اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ط وَلِلّٰهِ	پہلے سے جو ایمان ہے اس کے ساتھ ان
جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط	کا ایمان اور بڑھ جائے اور زمین و آسمان
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝	کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	علم اور حکمت والا ہے تاکہ مومن مردوں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ
یُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ ؕ
وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ
فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ وَّیُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
الْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ
الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ
عَلَیْهِمْ دَآىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ
اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝
(الفتح : ۴،۶)

اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل
کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں
گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور
ان کے گناہ ان سے دور کرے اور
یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور
منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک
مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے
جو اللہ کے متعلق برے برے گمان رکھتے
ہیں۔ برائی کی لپیٹ میں وہ خود ہی آکر
رہیں گے۔ اللہ کا غضب ہوا ان پر
اس نے ان پر لعنت کی اور ان کے لئے
جہنم تیار کر رکھی ہے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔

ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ آپ اللہ کے ان نیک بندوں کے لئے استغفار فرماتے رہیں۔ اگر ان سے کوئی بھول چوک، لغزش یا اپنے درجہ سے فروتر کوئی عمل سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ انھیں معاف کر دے۔ ارشاد ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ
اللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ
وَمَثْوٰىكُمْ ۝
(محمد : ۱۹)

جان لو کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں
ہے اور اپنی غلطی کے واسطے معافی
مانگتے رہو اور مومن مردوں اور مومن
عورتوں کے لئے بھی استغفار کرتے
رہو۔ اور اللہ تمہاری سرگرمیوں سے بھی واقف
ہے اور تمہارے ٹھکانے کو بھی جانتا ہے۔

کسی مومن مرد یا عورت کے لئے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے پیغمبروں اور اس کے نیک بندوں کی دعائیں اسے حاصل ہوں۔ یہ وہ سرمایہ ہے جس پر رشک کیا جا سکتا ہے اور ہر صاحب ایمان کو رشک کرنا چاہئے۔